

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وما علی الرسول الا البلاغ

الحمد للہ والمنۃ

کہ یہ رسالہ

ایک چیلنج

یعنی

دنیا کے تمام مسلمانوں کو علی الخصوص اور دیگر مذاہب کو علی العموم و من زاید کے پیچ کے انعام کے الخ چیلنج

مصنفہ

مخدوم مکرم عالیجناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب احمدی

جس میں

حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کے دعاوی کو قرآن شریف و احادیث صحیحہ و عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کرکے آخر میں
ایک زبردست چیلنج دیا ہے اور جسکو خود مصنف نے بتقریب جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن
بابت سال ۱۳۵۲ھ مطابق ۱۷ جمادی الاول روز جمعہ انجمن احمدیہ واقع زیر تالاب کے
دو پہر کو باولی مبارک الدولہ ایک مجمع عام میں پڑھکر سنایا بعد ازاں ایک چندہ مسلمان
اور مستورات اور دیگر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے بنا بریں حسب منشا مصنف موصوف چھپواکر شایع کیا گیا

انتخاب پریس ... حیدرآباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شرائط بیعت سلسلہ احمدیہ

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے **سوم** یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہرروزہ اپنا ورد بنائیگا **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ بہرحالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی و عاجزی و خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کرے گا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دنیا کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

دیکھو اشتہار تبلیغ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ عیسوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی حبیبہٖ ورسولہٖ محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ المکی والمدنی

ونسلم علی آلہٖ الطیبین الطاہرین واصحابہٖ وخلفائہٖ الراشدین المہدیین

دنیا کے تمام مسلمانوں کو علی الخصوص اور دیگر مذاہب کو

علی العموم دس ہزار روپے کے انعام کیساتھ ایک چیلنج

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین

اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

آمین

انسان کے پیدائش کی غرض و غایت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنی شانِ رحمانیت سے تمام کائنات کو بنا کر پھر اپنی ساری مخلوقات میں سے انسان کو شرف و بزرگی کا تاج عطا فرمایا - جہاں اس انسان کی خدمت گزاری کے لئے زمینی مخلوق کو اطاعت و فرمانبرداری کا سبق دیا حتیٰ کہ بہت سی جان دار مخلوق کو محض انسان کے آرام و آسائش اور خوراک و لباس و کاروبار کے خاطر اپنے گردنوں کو انسانی اطاعت کے جُوے کے نیچے رکھدینے بلکہ اُن کی ضرورتوں پر اپنے عزیز جانوں کو بھی بے دریغ قربان کر دینے کو اُن پر لازمی قرار دیدیا تو اُدھر آسمانی مخلوق اور ملکوتی و قدسی صفات ملائکہ کو بھی دن و رات بلکہ ہر لحظہ و ہر ساعت اسی انسانی خدمات کی بجا آوری میں لگا دیا اور اس طرح سے تمام زمینی و آسمانی مخلوق میں انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر سب میں اُس کو معزز و سرفراز کر دیا - پس جب کہ ایسے ایسے عظیم الشان احسانات سے اُس رحمٰن رحیم - مالک نے انسان کو اعزاز بخشا اور تمام عالم کو انسان کی اطاعت و فرماں برداری میں کسی نہ کسی طرح سے سرگرم بنا دیا ہے تو اب یہاں طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر یہ انسان خود کس کام کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کی پیدائش کی غرض و غایت کیا ہے - اس کا جواب یہ ہے کہ انسان بہ توفیق و مدد خداوندی محض اپنے خالق و مالک کی فرماں برداری میں اپنی جان قربان کرنے اور گردن عبودیت کو آستانۂ الوہیت پر جھکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے جیسا کہ اُس ربّ العالمین رحمٰن رحیم مالک یوم الدین خدا نے ہمیں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ سے یہ پاک سبق سکھلایا اور پھر اس کے بعد انسان کو اپنے فرض شناسی کی طرف متوجہ کرنے اور اُس کو بخوبی جتلانے کے لئے صاف طور پر اپنے مقدس منشاء کو اس طرح ظاہر فرما دیا کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ۞ سُورۂ ذاریٰت ع ۞ یعنی امیر و غریب پوشیدہ و ظاہر - الغرض ہر نفس کو محض اُس مالک و پالنہار کی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے -

اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ عبادت خداوندی و اطاعت الٰہی سے انسان کا اپنا ہی کچھ فائدہ ہے یعنے وہ انسان جو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایسا کامل یقین رکھتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ کی نظر ہر دم اُس پر ہے اور وہ اُس کے ہر ایک فرمان کو اپنے ہر ایک قول و فعل پر ایسا مقدم رکھتا ہے کہ اُس کے خلاف کوئی عمل کرنا اپنے لئے **موت** سمجھتا ہے تو جب انسان اس طرح اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان قربان کرنے تیار ہو جاتا ہے تو اس کو اس دنیا میں ہی ایک نئی زندگی بخشی جاتی ہے جس کے طفیل وہ رحمٰن و رحیم ایسی نوازشات کرتا ہے کہ گویا اس کو اس جہان میں ہی جنت مل جاتی ہے۔

اسلام کا خدا ربّ العالمین ہے

اب یہ تمام باتیں انسان کو کس طرح معلوم ہو سکیں پس اسلئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ہر ایک قوم میں اپنا نبی اُن ہی کی زبان میں مبعوث کیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ سورۂ ابراہیم ع۱ یعنی ہم نے نہیں بھیجا کوئی رسول لیکن اُسی قوم کی زبان میں تاکہ اُن کو صاف طور سے سمجھا دیا جائے ع

چونکہ اللہ تعالیٰ **ربّ العالمین** ہے اس لئے اُس نے دنیا کی تمام قوموں کو اپنی نعمت سے سرفراز کرنا چاہا اور اسی لئے ہر ایک قوم میں اُس ہی زبان کا نبی مبعوث کیا تب ہی تو ہم مانتے ہیں کہ ہندو قوم جو حضرت کرشنؑ کو اور پارسی قوم جو حضرت زردشتؑ کو اور عیسائی قوم جو حضرت عیسیٰؑ علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنا نبی مانتی ہے تو وہ بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کئے ہوئے راست باز **انبیاء** تھے۔ مگر ہم یہ بات ہرگز نہیں مان سکتے کہ حضرت کرشنؑ نے ہندو قوم کو بت پرستی کی تعلیم سکھلائی ہو اور حضرت زردشتؑ نے پارسی قوم کو آتش پرستی کا سبق دیا ہو جس طرح ہم یہ بات ہرگز نہیں مان سکتے کہ حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام نے عیسائی قوم کو یہ تعلیم دی ہو کہ وہ خدا ہیں یا خدا

ع جسطرح قوم تعلیم پا سکے۔ قوم سے مراد عام یا خاص ہیں عرب باعتبار خصوصیت غیر عرب باعتبار عمومیت ؞

کے بیٹے اس لئے اُن کی پرستش کیجائے کیونکہ جب قرآن شریف سے ہم کو
اس بات کا پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام قوموں میں اپنے نبی مبعوث
کئے ہیں تو اسی قرآن سے ہم کو اس بات کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ اُن تمام قوموں کو
ایک ہی قسم کی اصل تعلیم سکھلائی گئی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کی توحید کے متعلق تھی
جیسا کہ اُس نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا
اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ سورہ نحل ع ۵ یعنی البتہ تحقیق ہم نے
ہر ایک قوم میں رسول بھیجا مگر یہہ ہدایت کے ساتھ کہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو
اور طاغوت سے بچو۔

اس آیت شریف سے صاف ظاہر ہو گیا کہ گو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام قوموں
میں اپنے نبی مبعوث کئے اور اِن تمام کے ذریعہ جو اصل تعلیم اُن قوموں کو دی گئی
تھی وہ توحید کی تعلیم تھی مگر ہر ایک قوم نے اپنے مذہب کی اصل شکل بگاڑ دی
اُس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگ اپنے نبیوں کی وفات کے بعد رفتہ رفتہ
اُن کی اصل توحید کی تعلیم سے دور ہوتے گئے اور قسم قسم کے مشرکانہ رسوم کو
اپنے مذاہب میں داخل کر بیٹھے جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کی نسبت
کیا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کو دوبارہ راہِ راست پر جمع ہونے کا
موقع دے اس لئے اس نے پھر اُن ہی قوموں میں وقتاً فوقتاً نبی مبعوث
کرتا رہا مگر وہ لوگ اپنے غلط خیالات اور مشرکانہ رسوم ہی کو سچا مذہب سمجھ بیٹھے
تھے اس لئے اکثر لوگ اسی پر اڑے رہے اور حق کے قبول کرنے سے انکار
کر دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ثُمَّ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّمَا جَاءَ
أُمَّةً رَسُولُهَا كَذَّبُوهُ سورۂ مومنون ع ۳ یعنی پھر ہم ایک کے بعد ایک
رسول بھیجے مگر جب کبھی کسی قوم میں اس کا رسول آیا تو انہوں نے اس کی
تکذیب کی اس کے بعد وہ وقت آیا جب کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چاہا کہ دنیا کی تمام
قوموں کے لئے ایک ہی دستور العمل اور کامل مذہب ہو اس لئے اُس نے

ہمارے آقائے نامدار سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وسلم کے ذریعہ اسلام کا مذہب قائم کیا اور فرمایا کہ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ سورۂ آلِ عمران ۹ع یعنی جو کوئی اسلام کے سوا اور کسی دین کی پیروی کرے گا تو ہرگز اُس سے قبول نہ کیا جاوے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔

مگر افسوس ہے کہ مسلمانوں نے بھی رفتہ رفتہ دوسری قوموں کی طرح وہی ٹھوکر کھائی اور اپنے عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی اصل تعلیم سے دور ہوتے گئے اور آپس میں اس قدر اختلافات بڑھا دئے کہ ایک اسلامی مذہب میں بہت سے مشرکانہ و بدعتی رسومات و خیالات کے کئی فرقے بنا دئے اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگے سے ہی جتلا دیا تھا کہ اس اُمت میں ۷۳ فرقے ہو جائیں گے مگر اُن میں سے ایک کے سوائے باقی تمام جہنمی ہوں گے

مصلح و مجددین کے آنے کی غرض

اس لئے جسطرح اگلی اُمتوں کے گمراہ ہو جانے پر پھر اُن کو راہِ راست پر لانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اُن میں مصلح مبعوث کرنے کا سلسلہ جاری کیا تھا تو اُسی سنت کے مطابق اس رحمان رحیم نے مسلمانوں کے لئے بھی وہی قاعدہ جاری رکھنے کا وعدہ عطا فرمایا جیسا کہ اُس نے سورۂ نور میں فرمایا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ سورۂ نور ۷ع یعنی وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ضرور بالضرور اُنہیں زمین میں خلیفے (یعنی دین کا جانشین) کرے گا جیسا کہ اُن لوگوں کو جانشین کیا جو اُن سے پہلے تھے اور ضرور بالضرور اُن کے لئے اُن کا دین مضبوط کرے گا جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے پسند کیا ہے۔

مجدد مصلح کی ضرورت پر ایک عقلی دلیل

جس طرح ہم ہمیشہ یہ قدرتی **قانون** مشاہدہ کرتے ہیں کہ جب آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو آہستہ آہستہ روشنی کم ہوتی جاتی ہے اور تاریکی پھیلنے لگتی ہے تو اُس وقت انسان آنکھیں رکھتے ہوئے بھی بغیر روشنی کے دیکھ نہیں سکتا اس کے بعد پھر وہ وقت آتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ دنیا میں روشنی پھیلانے کے لئے پھر آفتاب طلوع کرتا ہے تو اسی طرح جب کسی زمانہ میں دین کا آفتاب غروب ہو جاتا ہے یعنی نبی وفات پا جاتا ہے تو اُس کی قوم کو اپنے پاس دینی کتابیں رکھتی ہے پھر بھی رفتہ رفتہ اُس کی اصل تعلیم سے دور ہوتی جاتی ہے اور جب بہت ہی گمراہی پھیل جاتی ہے تو اُس رب العالمین کی رحمانیت پھر جوش میں آتی ہے اور وہ ان میں انہیں میں سے کسی ایک کو مصلح بناتا ہے اور اس کے ذریعہ پھر دین کا آفتاب طلوع کر دیتا ہے اور سعید فطرت لوگوں کو دوبارہ راہ راست پر آجانے کا موقع دیتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے جو مسلمانوں کیلئے قیامت تک جاری رکھا گیا ہے۔ اب ایسے مصلح جو خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے مبعوث کئے جائیں گے اُن کا ظہور کب ہوگا اس کے متعلق ہمارے سردارِ دو جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے وحی والہام پاکے یہ اعلان فرما کر اُمت کو توجہ اور منتظر کرا دیا کہ اِنَّ اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ابوداؤد یعنی اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو اُن کے لئے اُن کا دین تازہ کرے گا۔

آنحضرت صلعم کے نبوتِ کاملہ کا ثبوت اور مجددین کے آنیکی بشارت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس دین کی تجدید کے لئے مقررہ وقت پر خاص مصلح مبعوث کئے جانیکی بشارت مسلمانوں کے لئے ایک ایسی عظیم الشان صداقت ہے کہ جس کے ذریعہ ہم دنیا کی

تمام قوموں پر یہ بات بآسانی ثابت کر سکتے ہیں کہ صرف اسلام ہی ایک زندہ
مذہب ہے اور باقی تمام مذاہب مردہ ہیں۔ کیونکہ خداوند تعالیٰ نے جب سے
ہمارے **مولیٰ وہادی برحق نبی کریم** صلی اللہ علیہ وآلہ مع التسلیم
کے ذریعہ اسلام کی بنیاد رکھی اور پھر اسے دنیا میں پھیلایا تب سے دوسرے
کسی مذہب میں اللہ تعالیٰ نے اپنا کوئی مصلح اُن مذاہب کی تجدید کے لئے
مبعوث نہ فرمایا اس لئے وہ تمام قومیں صدہا سال سے مشرکانہ پرستش میں مبتلا
ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب دنیا کی تمام قوموں کے لئے اسلام ہی کو ایک عام
اور کامل مذہب بنایا تو اگلے تمام مذاہب منسوخ ہوگئے اس لئے پھر وہ منسوخ شدہ
مذاہب میں مصلح مبعوث کرنے کی کوئی ضرورت باقی نہ رہی۔

اسلام کی اس خصوصیت سے دنیا کی تمام قوموں پر ہمارے **آقا و سرور انبیاء** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف کے ایک سچے رسول بلکہ **افضل الرسل** بہت صفائی سے ثابت ہوتے ہیں کیونکہ صدہا سال آئندہ کے غیب کی باتیں اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی جانتا نہیں اور اللہ تعالیٰ یہ اسرار کی باتیں اپنے برگزیدہ رسولوں کے سوائے اور کسی کو ظاہر نہیں کرتا جیسا کہ اس نے قرآن شریف میں فرمایا ہے لَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ سورۂ جن ع ۲ پ ۲۹ یعنی اللہ تعالیٰ نہیں غالب کرتا اپنے غیب کی باتیں کسی کو مگر اس شخص کو جس کو وہ پسند کرتا ہے رسولوں میں سے تو اس طرح جو غیب کی باتیں ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدہا سال پیشتر بڑے زور سے اعلان کی تھیں اور وہ حسبہ ارشاد نبوی کے مطابق اس امت میں آئے دن ظاہر بھی ہوتی رہیں چنانچہ مجدد دین کے متعلق جو ارشاد تھا وہ ان حضراتِ کرام سے ظہور پذیر ہوا مثلاً جیسے کہ

حضرت عمر ابن عبد العزیز نجم الثاقب جلد ۲ صـ ۹ –

حضرتِ احمد بن خالد الخلال نجم الثاقب جلد ۲ صـ ۱۱ –

حضرت امام بقی بن مخلد قرطبی تعریف الاحیاء بفضائل الاحیاء ص۲۳
حضرت ابو عبد اللہ بن عبد اللہ المعروف بالحاکم نیشاپوری۔
حضرت امام غزالی۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی سرتاج طریقہ قادریہ۔ بلقینی
حضرت خواجہ معین الدین چشتی۔ حضرت صالح بن عمر ارسلان قاضی
حضرت سید محمد جون پوری۔ حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف
امام ربانی مجدد الف ثانی۔ حضرت احمد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
حضرت سید احمد بریلوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ رحمہم اللہ اجمعین۔

ان بزرگوں کو لاکھوں انسان مانتے ہیں اب اس عظیم الشان صداقت کو اسلام کا گو کیسا ہی سخت دشمن ہو لیکن تا قیامت جھٹلا نہیں سکتا کیونکہ جو **پیشین گوئی** اس کے وقت پر پوری ہوگئی اور اس پر لاکھوں انسان گواہ بھی ہو چکے تو اب اس کا جھٹلانا ہرگز ممکن نہیں۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی سچا مسلمان ہو کر اسلام کی ایسی عظیم الشان خصوصیت کہ جس کے ذریعے غیر قوموں پر ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ رسول ہونے کی اور صرف اسلام ہی دنیا میں ایک زندہ مذہب ہونیکی صداقت اس آسانی اور صفائی سے ثابت ہوتی ہے کہ اس صداقت کو جھٹلانے سے خدا اور رسول اور وہ تمام بزرگانِ دین کا جن کا ظہور ہر صدی میں ہوتا رہا اور جن کو لاکھوں انسانوں نے مانا اُن تمام کی تکذیب اور تضحیک لازم آتی ہے۔

مجددین کے آمد کی دوسری وجہ اس اُمت مرحومہ میں

اسلام میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے خاص مصلح مبعوث کئے جانے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب اسلام کو دنیا کی تمام قوموں کے لئے ایک عام اور کامل مذہب تا قیام قیامت قرار دیدیا اور دوسرے کوئی نئے یا پرانے مذہب کی ضرورت ہی باقی نہ رکھی مگر چونکہ اس اُمت میں جو فساد اور ضعف اعتقاد کا پیدا ہونا بوجہ امتداد زمانہ کے

ممکن تھا اس لئے اُس کے دور کرنے کیلئے مجدد دین کی ضرورت تا قیامت باقی رہی۔ پس اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص مصلح مبعوث کرنے کا سلسلہ ہر صدی میں جاری رکھا ہے کیونکہ گو اسلام کے تمام فرقے زبانی خدا اور اُس کے رسول کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں اور کلمہ گو کہلاتے ہیں مگر پھر بھی اُن کے درمیان آپس میں اس قدر اختلاف بڑھ گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کو کافر اور مشرک کہتے ہیں اور اُن کے پیچھے نماز پڑھنا بھی جائز نہیں سمجھتے جیسے کہ **شیعہ و سنی۔ مقلد و غیر مقلد** وغیرہ فرقوں کے درمیان ہمیشہ کا مشاہدہ ہے اور جب مسلمانوں کو یہ بھی جتلا دیا گیا ہے کہ اسلام میں ایک کے سوائے باقی تمام فرقے جہنمی ہیں تو ایک حق کا طالب کس طرح ناجی فرقہ کا شناخت کر سکے اور اپنے آپ کو اس میں شریک رکھنے کی کوشش کرے مثلاً کسی غیر مسلم پر یہ بات کھل جائے کہ جب تک وہ اسلام نہ قبول کرے گا اس کی نجات نہ ہوگی اور جب وہ اسلام میں داخل ہونا چاہے اور اُسکو یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس قدر مختلف فرقے اسلام میں ہیں تو اب وہ کونسا فرقہ اختیار کرے؟
ہر ایک فرقے کے علما وہی قرآن و حدیث ماننے کا اقرار کرتے ہیں لیکن پھر بھی آپس میں ایک دوسرے کی تردید کرتے ہوئے اپنا ہی فرقہ **ناجی** قرار دیتے ہیں اس صورت میں وہ کس کو حق پر سمجھے اور کس کو باطل پر؟
اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے خوب جانتا تھا کہ علماء کہلانے والوں کے درمیان آپس میں بڑا اختلاف ہو جائے گا اور حق کے طالبگاروں کو حق کے شناخت کرنے میں بڑے مشکلات پیش آویں گے اس لئے اس علیم و خبیر نے اسلام کے عظیم الشان **نبی** صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ یہ نشانی اعلان کرا دی بیشک اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسا مصلح مبعوث کرے گا کہ جس کے ذریعہ سچا اسلام دنیا میں پھر قایم ہو گا اور آیت استخلاف اس کی مضبوط اور مستحکم دلیل ہے۔
مگر جب کبھی ایسے مصلح کا ظہور ہوتا ہے تو ابتدا میں اکثر لوگ اللہ تعالیٰ

کی اس سنت کے ناواقفی کی وجہ سے اور علماء کی ہٹ دھرمی کے سبب سے اس کی سخت مخالفت کرتے ہیں مگر رفتہ رفتہ انہیں میں سے ایسے سعید فطرت لوگ جن کو آخرت کا خوف ہوتا ہے اس کے دعوے اور دلائل اور تعلیم پر غور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حق شناخت کر لیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے مختلف فرقوں سے علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے مبعوث کئے ہوئے مصلح کی جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں اور ایک حق جویوں کا مجمع جن کی نسبت ارشاد ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی یعنی تہترواں فرقہ قایم ہو جاتا ہے جو ناجی اور پسندیدہ حق ہے اور پھر وہ لوگ اس جماعت کے قولاً و فعلاً عمل کرنے والے صادقین کی صحبت سے ایسے اثر یافتہ ہو جاتے ہیں کہ وہ بھی کامل مومنین بنکر اپنے جان و مال کو اسلام کا اصلی چہرہ دنیا میں پیش کرنے کے لیئے اسلام کے خادم بن جاتے ہیں پس اس طرح سچا اسلام دنیا میں پھیلتا اور پھولتا چلا جاتا ہے اور یہی فرقہ مجاھد فی دین الحق ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی یہ سنت اسلام میں ۱۳ سو سال سے جاری ہے اور پھر قیامت تک جاری رہے گی۔

اس صدی کا مجدد اعظم کون ہے

اب اس تمہید کے بعد سوال یہ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قدیمی سنت کے مطابق اس صدی کے شروع میں بھی کسی مصلح کا ظہور ہونا چاہئیے تھا تو ہوا بھی ہے یا نہیں اگر ہوا ہے اور ہونا ضرور ہے تو پھر وہ کون اور کس رتبہ و شان کا ہے اس کے جواب میں ہم بڑے زور سے اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ وہ عظیم الشان مصلح جس کو اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے شروع میں مبعوث فرمایا وہ حضرت اقدس میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اللہ تعالیٰ کے بیشمار رحمتیں اور برکتیں آپ پر اور آپ کے آل و اعوان پر ہوں کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پا کر پہلا کام جو کیا وہ یہ تھا کہ اسلام کی صداقت و عظمت دنیا کی تمام قوموں پر ثابت کرنے کے لیئے ایک

ایسی عظیم الشان کتاب تصنیف کی جو براہین احمدیہ کے نام سے مشہور و موسوم ہے جس میں فضائلِ قرآنی و حقیقتِ نبوت سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعلیم اسلام کی خوبیاں ایسی عمدگی سے بیان فرمائیں کہ تا قیامت اسلام کی حجت دنیا کی تمام قوموں پر پوری ہوگئی اور ہزار ہا اشتہار کے ذریعہ یہ بھی اعلان کر دیا کہ اگر کوئی شخص آپ کے دلایل توڑ دے یا اُس کے مثل اپنے مذہب کی کتاب سے بتلا یا اُس کے نصف بلکہ چوتھائی حصہ ہی کو بتلا سکے تو اُس کو دس ہزار روپیے کا انعام دیا جائیگا باوجود ایسے صاف و صریح انعامی اعلان کے کسی نے اس کے جواب دینے کی جرأت نہ کی جس سے مسلمانوں کو اس قدر خوشی حاصل ہوئی کہ وہ آپکو بلا آپ کے دعوے کے اس صدی کا مجدد قرار دیکے آپ کی بعیت میں داخل ہونا چاہتے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو اُس وقت اہل حدیث فرقہ کے ایک معزز لیڈر بلکہ ایڈوکیٹ شمار کئے جاتے تھے انھوں نے اس کتاب اور صاحب کتاب یعنے حضرتِ اقدس میرزا صاحب کی تعریف میں ایک پُر معنی ریویو لکھا ہے جو اس کا یہاں بیان کرنا خالی از دلچسپی نہ ہوگا

چنانچہ وہ اپنے رسالۂ اشاعتِ السنہ میں لکھتے ہیں کہ "اب ہم اس پر اپنی رائے نہایت مختصر اور بے مبالغہ الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانے میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں تالیف نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں اور اس کا مولف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلبی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت کم پائی گئی ہے ہمارے ان الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہمکو کم سے کم ایک ایسی کتاب بتادے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفین اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہم سماج سے اس زور و شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصار اسلام کی نشان دہی کرے جنھوں نے اسلام کی نصرت مالی

وجانی وقلمی ولسانی کے علاوہ نصرتِ حالی کا بیڑا اٹھا لیا ہو اور منکرین الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجود الہام کا شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اس کا تجربہ و مشاہدہ کرے اور اس تجربہ اور مشاہدہ کا غیر اقوام کو مزا بھی چکھا دیا ہو الخ مگر افسوس ہے کہ ایسی تعریف و توصیف کرنیوالا انسان جو بار بار یہ لکھتا ہے کہ بلا مبالغہ کہتا ہوں اور بلکہ یہ ایشیائی جھوٹ نہیں مگر چند ہی دنوں کے بعد جبکہ حضرت اقدس میرزا صاحب نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکے مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کا دعویٰ کیا تو یہی مولوی صاحب نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور اسی کورانہ تقلید میں اکثر مسلمانوں کا یہی کہنا ہے کہ اس میں کلام نہیں کہ حضرت میرزا صاحب بڑے مقدس و ولی و امام ہیں اور ہم ان کو مجدد بھی مانتے ہیں لیکن آپ کے مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کے دعوے کو ہم نہیں مان سکتے ان لوگوں کا یہ عجیب خیال ہے کہ اگر کوئی شخص مجدد و ولی و مقدس و امام بھی ہو اور پھر وہ بید ھڑک جھوٹ بھی بولے اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مجدد کی یہ اچھی تعریف ہے کہ وہ لوگوں کی رہنمائی کے لئے دینی خدمت بھی کرے اور پھر انہیں کو گمراہ کرنے جھوٹ بھی بولا کرے اور پھر وہ مجدد بھی کہلا سکتا ہے اس قسم کے لوگ تو اس زمانہ میں صدہا ہیں لیکن ہم ان کو کیا کریں۔

یاد رکھو کہ صدی کا مجدد جس کو خدائے تعالیٰ ایک سو سال کے بعد سچا اسلام آشکار کرنے کے لئے خاص طور پر مبعوث کرتا ہے وہ ہرگز جھوٹے دعوے نہیں کرتا بلکہ جھوٹ تو اس کی نزدیک شرک ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کا خاص مصلح ہوتا ہے استخلاف والی آیت اور مجدد والی حدیث کے الفاظ سے ہی اس بات کا کافی ثبوت پایا جاتا ہے اور اس کی بعثت کی یہی غرض ہوتی ہے کہ اُس زمانہ میں مسلمانوں کے جن غلط خیالات و گمراہی سے دین کی خرابی

ہوتی ہو وہ اُن پر کھول دئے جائیں تا دنیا میں پھر سچے اسلام کی شکل نظر آئے
اس زمانہ میں اسلام پر بیرونی حملوں کا بڑا زور تھا خصوصاً پادریوں کیطرف سے
اور خود مسلمان ایسے غلط خیالات میں مبتلا تھے کہ جس کی وجہ سے اُن کی اور
تائید ہوتی تھی اس لئے وہ لوگ خود مسلمانوں کے ذریعہ عیسیٰ علیہ السلام کا درجہ
دنیا کے تمام انبیاء سے افضل ہونا بہت آسانی سے ثابت کرتے ہیں۔

عیسائی تو کھلم کھلا عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور خدا کا بیٹا منواتے ہیں
اور اُن کے مرد اور عورتیں رات دن دنیا کے ہر ایک حصہ میں حتیٰ کہ ہندوستان
کے چھوٹے چھوٹے قصبہ و دیہات میں یہی غلط عقیدہ پھیلانے کی بڑی کوشش
کرتے ہیں اور ان کو اس کام میں یوروپ وامریکہ سے کروڑہا روپیہ کی امداد
ملتی ہے وہ لوگ شاید اصل حقیقت سے واقف نہیں اس لئے نیک کام سمجھکر
مدد کرتے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک انسان کا درجہ حد سے بڑھا دینا
اور بلکہ خدا یا خدا کا بیٹا قرار دینا ایسا بُرا ہے کہ جس سے قریب ہے کہ آسمان
پھٹ جائے اور زمین چر جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں جیسے کہ خداوند
تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ
الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ع سورۂ مریم۔

گو مسلمان ہرگز عیسیٰ علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا نہیں مانتے مگر پھر بھی
غلط فہمی سے اُن کی نسبت ایسے ایسے غلط اعتقاد رکھتے ہیں کہ جس کی باعث
خداے تعالیٰ کی بعض صفات میں ان کا شریک ہونا ثابت ہوتا ہے اور
اُس کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء میں وحدہٗ لاشریک ثابت ہوتے
ہیں پس اسی باعث لاکھوں مسلمان عیسائی ہوگئے اور بلکہ پادری کا پیشہ
اختیار کرکے اسلام کی خرابی کر رہے ہیں۔

اس زمانہ کے مصلح کا نام مسیح موعود کیوں رکھا گیا

اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے اپنے
خاص مصلح کو اس لئے مبعوث کیا کہ اس کے

ذریعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو غلط عقاید خواہ وہ عیسائیوں میں ہوں یا مسلمانوں میں یا یہودیوں میں غرض کہ ان کی نسبت جس قدر غلط عقاید ہیں وہ دور کئے جائیں اسی لئے اس زمانہ کے مصلح کا نام مسیح موعود رکھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مسیح موعود کے متعلق یہی فرمایا تھا کہ جب وہ نازل ہوگا تو وہ صلیب کو توڑے گا اس لئے اس زمانہ کا مصلح اپنے آخری دم تک صلیبی مذہب کو توڑتا رہا اور یہی سبب تھا کہ حضرت اقدس میرزا صاحب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنیکے لئے جیسا کہ ثابت ہے بہت زور دیا کرتے تھے اور اس طرح وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے غلط عقاید کی اصلاح فرماتے تھے کیونکہ وہ خوب جانتے تھے کہ یہی عقیدہ تمام فتنہ کی اصل جڑ ہے جو کٹ جانے سے تمام باتوں کا فیصلہ ایک ہی دم میں ہو جائیگا وہ اس طرح کہ جب عیسائی قوم پر یہ کھل جائے کہ وہ جس کو خدا سمجھتے ہیں ایک انسان کی طرح طبعی موت سے فوت ہوگئے تو اُن کا خدا ہونا غلط ٹھیرا کیونکہ خدا تو کبھی مرتا ہی نہیں۔ دوسرا فایدہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے کفارے کا مذہب بھی باطل ہو جاتا ہے کیونکہ جب عیسیٰ علیہ السلام طبعی موت سے فوت ہو گئے تو ان کا خدا کا بیٹا ہو کے دنیا کے تمام انسانوں کے گناہ بخشانے کے لئے صلیب پر مارے جانا غلط ثابت ہوا اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہونے سے عیسائی قوم کے دو زبردست عقیدے جڑ سے کٹ جاتے ہیں جس کے سبب ان کا سارا مذہب باطل ہو جاتا ہے اور ان پر اسلام کی صداقت فوراً کھل جاتی ہے مگر افسوس یہ ہے کہ مسلمانوں نے اسلام کی ایسی عظیم الشان فتح کی راہ میں بڑی روکیں ڈالیں اور عیسائی قوم کے مشرکانہ عقاید کی تائید کی یعنی اس طرح سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنیوالے شخص کو تو جھوٹا کہا اور اس کے برخلاف یہ کہا کہ بیشک وہ آسمان پر زندہ بیٹھے ہیں اور تا قیامت زندہ رہیں گے اور وہی ہمارے مسیح موعود ہیں اور اس کے

خلاف کہنے والا کافر و دجال ہے اور اسی پر اکتفا نہ کیا بلکہ بہت ہی بڑے بڑے فتوے وتحریریں شایع کیں **نعوذ باللہ** اس مخالفت میں اسلام کے مختلف فرقوں کے مولویوں اور مشایخوں نے حصہ لیا اگر یہ لوگ اسلام کے خیرخواہ ہوتے تو صبرت کام لیتے اور حضرت اقدس **میرزا صاحب** کے دعوے اور دلائل پر غور کرتے اور سوچتے کہ اس میں اسلام کی بھلائی ہے یا برائی افسوس کہ انھوں نے بڑی جلدی سے بدظنی کی اور اس میں ترقی کرتے کرتے بڑی سخت مخالفت کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب ان کو حق کا قبول کرنا ایک موت ہے۔

عیسیٰ ابن مریم ایک نام کے دو شخص ہیں۔

حضرت اقدس میرزا صاحب نے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات قرآن شریف کے ۳۰ آیات اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت کئے ہیں اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ بعد وفات کسی مردہ کا دنیا میں دوبارہ آنا از روئے قرآن و حدیث کے منع ہے تو پس اس طرح حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا بھی بعد وفات دوبارہ آنا منع ہے کیونکہ قرآن میں اُن کے لئے کوئی مخصوصیت نہیں اور نہ کوئی استثنا ہے اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ منجملہ ۳۰ آیات کے یہاں چند آیات ضروری وفات عیسیٰ کے متعلق ذیل میں بیان کئے جائیں۔

(۱) مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِ الرُّسُلُ سورہ مائدہ ع یعنی (۱) عیسیٰ ابن مریم صرف ایک رسول ہیں بیشک اس کے پیشتر کے تمام رسول فوت ہوگئے۔ اگلے رسول انسان تھے اس لئے فوت ہوگئے عیسیٰ بھی اگر انسان اور صرف رسول ہیں تو ضرور فوت ہوگئے ہیں اسی قسم کی ایک آیت اور بھی ہے جو گویا اس آیت کی تفسیر ہے وہ یہ ہے۔

(۲) وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل سورہ آل عمران ع یعنی محمد صرف ایک رسول ہیں اس کے پیشتر کے تمام رسول

فوت ہو گئے۔ اس آیت سے صاف ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ جو آپ کے پیشتر کے
رسول تھے وہ بھی فوت ہو گئے۔ ان مذکورہ آیات کے سوا ایک اور بھی آیت ہے
جو ان سب سے بڑھکر صاف ہے۔

(۳) وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَاۗءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ سورۂ نحل ع
یعنی جو لوگ سوائے اللہ کے معبود بنائے جاتے ہیں اور پکارے جاتے ہیں،
وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ آپ بھی پیدا شدہ ہیں اور وہ تمام لوگ
مر چکے ہیں زندہ بھی تو نہیں ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے
اب تبلاؤ کہ اگر کوئی مخالف اسلام ہی اس جگہ تم پر یہ اعتراض کرے کہ یہ بیان
قرآن کا بموجب تمھارے اعتقاد کے تو خلاف ہے کیونکہ قرآن مسیح ابن مریم
من دون اللہ سمجھتے ہیں اور من دون اللہ یعنی اللہ کے سوا جس قدر معبود
ہیں ان کو بغیر کسی ایک کے بھی استثنا کے مردہ قرار دیتا ہے اور تم مسیح ابن مریم
کو زندہ قرار دیتے ہو حالانکہ قرآن یہ کہتا ہے کہ کوئی من دون اللہ معبود زندہ
نہیں ہے پس اگر تم سچے ہو تو قرآن حق پر نہیں اور اگر قرآن حق پر ہے تو
پھر تم حضرت عیسیٰ کے زندہ ہونے کے عقیدہ میں سچے نہیں۔ تو آخر اس اعتراض
کا کیا جواب ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف کا یہ منشا ہے کہ تمام معبود غیر اللہ
اموات غیر احیاء ہیں یعنی مردہ ہیں زندہ نہیں تو اس بات کے اول مصداق
تو حضرت عیسیٰ ہی ہیں کیونکہ تمام روئے زمین پر سب انسانوں سے زیادہ وہی پوجے
گئے ہیں اور تمام انسانی پرستاروں کی نسبت اُن کا گروہ کثرت میں قوت
میں شوکت میں سرگرمی میں دعوت شرک میں آگے بڑھا ہوا ہے دیکھو کہ عیسیٰ
پرست دنیا میں کروڑہا ہیں اور اس قدر جماعت انسان پرستوں کی کوئی
اور نہیں سو اگر قرآن نے ان کو اس آیت سے مستثنیٰ رکھا ہے تو نعوذ باللہ
اس سے پایا جاتا ہے کہ قرآن کے نازل کرنے والے کے پاس وہ غیر اللہ

تہیں بلکہ خدا ہی ہے اور اگر مستثنیٰ نہیں ہے تو تمہارے عقیدے کے مخالف ہے کیونکہ تمہارے نزدیک تو حضرت عیسیٰ مردوں میں داخل نہیں بلکہ آسمان پر بحیات جسمانی زندہ موجود ہیں اب ذرا غور سے تبلاؤ کہ اگر مخالفوں کی طرف سے یہ سوال پیش ہو تو تمہارے ہاں کیا جواب ہے۔ اب بہتر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ پر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھیں ورنہ قرآن سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ ان سب سے بڑھکر صاف اور واضح سورۂ مائدہ کی آخری آیات ہیں کہ جن میں حضرت عیسیٰ اپنی وفات پر خود اقرار کرتے ہوئے دوبارہ اپنے دنیا میں نہ آنے کا بھی اظہار کر رہے ہیں۔

(۴) وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ط اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ط مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ع اور جب اس دن اللہ (عیسیٰ سے) پوچھے گا کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ کیا تم نے لوگوں سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کے علاوہ مجھکو اور میری والدہ کو (بھی) دو خدا مانو (عیسیٰ) عرض کریں گے کہ (اے پروردگار) تیری ذات پاک ہے مجھ سے یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں (تیری شان میں) ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھکو کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو میرا کہنا تجھ کو ضرور ہی معلوم ہوا ہو گا (کیونکہ تو (تو) میرے دل (تک) کی بات جانتا ہے اور میں تیرے دل کی بات نہیں جانتا (کیونکہ) غیب کی باتیں تو تو ہی خوب جانتا ہے تو نے جو مجھ کو حکم دیا تھا بس وہی میں نے ان کو کہہ سنایا تھا کہ اللہ جو میرا اور تمہارا (سب کا) پروردگار ہے اُسی کی عبادت کرو اور جب تک میں اُن لوگوں میں زندہ رہا ان کا نگران (حال) رہا پھر جب تو نے مجھے وفات دیدی تو تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو تمام چیزوں کی خبر رکھتا ہے (اس آیت میں فلما توفیتنی

کہکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اپنی وفات کا اقرار آپ اپنی زبان سے کر رہے ہیں
اگر کوئی ہٹ دھرمی سے اس کے یہ معنی نہ کریں بلکہ خلاف الفاظ آیت شریف یہ
معنی کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھالئے گئے
ہیں تو تھوڑی دیر کے لئے بفرض محال اگر ہم یہ تسلیم بھی کرلیں تو تب بھی ان کا مطلب
حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں قبل قیامت
آنا انہیں کے بیان سے ثابت نہیں اس طرح کہ اگر یہی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ
دنیا میں آنے والے ہوتے تو پھر ضرور آپ اپنی اُمت کی ضلالت اور یہ غلط
عقائد سے واقف ہو کر ان کی اصلاح فرماتے اور پھر قیامت کے دن خدائے تعالیٰ
کے پوچھنے پر اس طرح اپنی لاعلمی ظاہر نہ فرماتے کہ مجھے میری اُمت کے بگڑنے کا
حال معلوم ہی نہیں تب آپ یا تو یہ ماننا پڑے گا کہ عیسائی مذہب سچائی پر ہے
اور عیسیٰ پرستی اور مریم پرستی و تثلیث پرستی جو وہ کر رہے ہیں یا پھر یہ ماننا پڑے گا
کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی دوبارہ تشریف نہیں لائے یا یہ کہ نعوذ باللہ پھر
یہ ماننا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جان بوجھکر خدا کے آگے جھوٹ بیان
کر رہے ہیں کیا ایسے حالات میں اُن مسلمانوں پر جو کہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ
مانتے ہیں اور قیامت سے آگے پھر انہیں کو آسمان سے لانا چاہتے ہیں۔
افسوس نہیں کرنا چاہئے؟

ان تمام آیات سے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر قرآن شریف کا فیصلہ تو
سن لیا اب حدیث شریف سے بھی اس مسئلہ کو دیکھ لیجئے۔

(۱) ان عیسی بن مریم عاش عشرین ومائة سنة (طبرانی عن حضرت فاطمہ)
یعنی تحقیق عیسیٰ ابن مریم ایک سو بیس سال زندہ رہے دیکھئے یہ حدیث نبوی
کس صفائی کے ساتھ حضرت مسیح کی وفات کی خبر دے رہی ہے پھر ایک اور موقعہ پر
آپ نے فرمایا۔

(۲) لوکان عیسی و موسی حیین لما وسعهما الا اتباعی (زرقانی شرح

مواھب لدینہ جلد (۶) ص (۲۲) یعنی اگر موسیٰ و عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری اطاعت کے بغیر چارہ نہ ہوتا۔ سبحان اللہ اس حدیث نے تو حد ہی کر دی ایک اور بھی سُن لیجئے۔

(۳) مامنکم من نفسٍ منفوسۃٍ باقی علیھا مائۃ سنۃ وھی حیۃ یومئذٍ یعنی کوئی جاندار آج سے سو برس تک زندہ نہیں رہے گا (صحیح مسلم)

ان مذکورہ بالا احادیث سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات پوری طرح ثابت ہو گئی لیکن ہم چاہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عینی شہادت بھی پیش کریں تا پھر کسی کو اعتراض کی گنجایش ہی نہ رہے۔ یعنی شب معراج میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ انبیاء علیہم السلام کے ہی گروہ میں دیکھا اور اُن کا حلیہ بھی بیان کیا کہ وہ سرخ رنگ اور گھنگروالے بال کے ہیں اور ان کا سینہ چوڑا ہے اسی پر آپ نے بس نہ کیا بلکہ ساتھ ہی ایک اور بات بھی صاف طور پر کھول دی کہ اسلام میں جس عیسیٰ موعود کا ذکر ہے وہ مسلمانوں میں سے بھی ایک مرد ہوگا جو اُس زمانے کے مسلمانوں کا امام ہوگا جیسا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ (کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم یعنی تمہارا کیا حال ہوگا جب ابن مریم تم میں نازل ہوگا وہ مسلمانوں میں سے ہی تمہارا امام ہوگا اور اس عیسیٰ ابن مریم کا حلیہ بھی الگ تبلایا جیسے کہ فرمایا کہ اُس کا رنگ گندم گوں ہوگا اور اس کے بال سیدھے ہوں گے وغیرہ پس اس سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم ایک شخص نہیں بلکہ ایک نام کے دو الگ شخص ہیں ایک تو بنی اسرائیل کے سلسلہ کا آخری خلیفہ اور دوسرا اسلام کے سلسلہ کا آخری خلیفہ صحیح بخاری میں یہ احادیث نہایت وضاحت سے لکھی ہوئی ہیں

اب سوال یہ ہے کہ کیا دنیا میں ایک نام کے دو شخص نہیں ہو سکتے؟ اگر ہو سکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے کسی مرسل کا نام دوسرے مرسل کو کسی مناسبت مصلحت کے سبب نہیں دے سکتا؟ کیا ہم کسی سخی شخص کو یہ نہیں کہتے کہ یہ حاتم ہے تو

تو کیا اس سے یہ مراد ہوگی کہ یہ اگلے زمانہ کا حاتم طائی ہے یہ صفاتی نام ہیں۔ یہودیوں
کو بھی یہی مشکل پیش آئی ان کی کتابوں میں یہ پیشین گوئی تھی کہ چونکہ مسیح موعود
کے ظہور کے پیشتر الیاس نبی جو آسمان پر اُٹھائے گئے خیال کئے جاتے تھے
وہ پھر آسمان سے واپس آویں گے مگر حضرت الیاس علیہ السلام آسمان سے
نہیں آئے اور دوسرے ایک شخص کو الیاس کا مثیل قرار دیا گیا گو ان کی
کتابوں میں صاف لکھا گیا تھا کہ الیاس آویں گے نہ کہ ان کے مثیل مگر جب یحیے
مسیح موعود نے بتایا کہ اس قسم کی پیشگوئی کی تاویل ہوتی ہے تو ان کو ماننا تھا
مگر انھوں نے [illegible] جھوٹا [illegible] سمجھا اور کافر و دجال کے فتوے جڑ دئے
(نعوذ باللہ) اس لئے اللہ تعالیٰ نے [illegible] کا نام "مغضوب" رکھا افسوس ہے
کہ مسلمانوں نے بھی یہی [illegible] مسیح موعود کا انکار کیا اُن کو
اللہ [illegible] تھا کہ ایسی پیشین گوئی
کی ایسی تاویل [illegible] واقعہ ثابت ہو چکا تھا
پھر بھی وہ [illegible] "مغضوب" بنا لیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پانچ
وقت کی نماز کے ہر ایک رکعت میں [illegible] فاتحہ [illegible] جس کے آخری آیت [illegible]
[illegible]
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان [illegible] مگر اللہ تعالیٰ کی یہ سنت نہیں
اگر عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان سے بھیجا جاتا تو یہودیوں کے لئے الیاس علیہ السلام
کو آسمان سے کیوں نہ بھیجا گیا۔ قریش کے کفاروں نے بھی ہمارے آقا و سرور
انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ آسمان پر جائیں اور پھر آسمان سے
آئیں تو خدا تعالیٰ نے آپ کو یہی جواب دیا کہ قل سبحان ربی ھل کنت الا
بشرا رسولا یعنی کہہ میرا رب پاک ہے (اپنی سنت کے خلاف کرنے سے) میں تو
صرف ایک انسان اور رسول ہوں اب اگر عیسیٰ علیہ السلام انسان اور
رسول سے کچھ بڑھکر ہیں تو پھر ان کے آسمان سے اتر آنے کے لئے بے شک

انتظار کرتے رہو ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کا تو یہ فخر تھا کہ لوکان موسیٰ وعیسیٰ حیّین لما وسعھما الا اتباعی یعنی اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ رہتے تو ان کو بھی میری پیروی کئے بغیر چارہ نہ تھا اسی پر آپ نے اکتفا نہ کیا بلکہ فرمایا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبی کے برابر ہیں مگر افسوس اُن تمام مسلمانوں پر جو ہمارے سردار انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی عظیم الشان فضیلت کی اس طرح تردید کرتے ہیں کہ اس اُمت میں ایسا کوئی عالم یا مجدد یا مصلح یا مامور نہیں جو بنی اسرائیل کے نبی کے مانند کام کرسکے اس لئے خود اسلام کی مدد کے لئے یہ لوگ بنی اسرائیل کے فوت شدہ نبی حضرتِ عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے بلوانا چاہتے ہیں اگر ان کا یہ عقیدہ صحیح ہوتا تو نعوذ باللہ ہمارے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیامت تک بڑی ہتک ہوگی کیونکہ اس وقت موسیٰ علیہ السلام آپ کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ نے اپنی اُمت میں یہ اچھا مبالغہ کیا کہ موسیٰ وعیسیٰ زندہ رہتے تو میری پیروی کرتے بلکہ آپ نے یہاں تک بھی کہہ دیا کہ میری اُمت کا ایک ایک عالم بھی بنی اسرائیل کے نبی کے برابر ہے حالانکہ آپ کا یہ قول صرف مبالغہ کے سوائے اور کچھ نہ تھا کیونکہ آپ کی اُمت میں کوئی عالم یا مجدد یا مصلح یا مامور ہرگز یہ حوصلہ نہیں رکھ سکتا کہ ہماری برابری کرسکے اسی لئے آخر زمانہ میں بھی میرے ایک ماتحت نبی نے جو ہمارے بنی اسرائیلی سلسلے کا آخری خلیفہ تھا اُس کو دوبارہ دنیا میں بھیجنا پڑا اور اس نے خود آپ کی اور بلکہ دنیا کے تمام انبیاء کے اُمتوں کی اصلاح کی اس لئے آپ اور دنیا کے تمام انبیاء میرے ماتحت نبی کے شکرگزار رہنا چاہئے اگر آپ کا یہ قول صحیح ہوتا اور اس بات میں مبالغہ نہ ہوتا کہ آپ کی اُمت کا عالم بنی اسرائیل کے نبی کے برابر کام کرسکتا ہے اور آپ کی اُمت کو اس بات کا یقین بھی ہوتا تو پھر کیوں وہ میرے اس ماتحت نبی کو دنیا میں دوبارہ بلوانے کے لئے سخت انتظار کرتے رہتے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو قدیم سے

میرے اس آخری خلیفہ کے لئے صرف اتنی ہی حیثیت مقرر کر رکھی تھی کہ وہ بنی اسرائیل ہی کے صرف دس گم شدہ بھیڑوں کی ہی اصلاح کرے اسی لئے جب کہ ایک غیر قوم کی عورت ان میں داخل ہونا چاہی تو انھوں نے نامنظور کیا باوجودیکہ آپ کی اُمت یہ حقیقت سے واقف تھی پھر بھی نہ معلوم کچھ ایسی محبت وعظمت ہمارے خلیفہ کے لئے رکھی تھی کہ خود کی اور بلکہ دنیا کی تمام قوموں کی اصلاح بھی انہیں کے ذریعہ کروانا چاہتی تھی اے مسلمان بھائیو کچھ تو غور کرو کہ آپ کا یہ عقیدہ کیسا بُرا ہے جس سے ہمارے آقا و سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مبالغہ کرنے والے قرار پاتے ہیں اور آپ کو ایک غیر سلسلہ کے نبی کے خلیفہ کے دائمی شکر گزار ہونا پڑتا ہے یہ کیسی سخت رسوائی ہے کیا کوئی غیرتمند مسلمان اب بھی اس ناپاک عقیدہ کی برائی ایسی صاف طور سے کھول دینے پر بھی اُس پر ہی اڑے رہیگا؟ جس کو مر کر اپنے مولا وہادی کو اپنا منہ دکھلانا کا کامل یقین ہو وہ تو فوراً ایسے ناپاک عقیدہ سے تائب ہو کر حق کی طرف رجوع ہو جاوے گا مگر جس کو ضد و تعصب پر ہی اڑے رہنا منظور ہو اُس کا تو اللہ تعالیٰ ہی علاج کرسکتا ہے۔ اس طرح ان سب غلط خیالات کے سبب سے عیسائی مذہب کی تائید ہوتی ہے اور اسلام کی ایک عظیم الشان فتح دنیا میں آشکار ہونے کیلئے تاخیر ہو رہی ہے مسلمان کہلا کے اسلام کی ترقی میں ایسی مخالفت کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنا ہے اے مسلمان بھائیو کچھ تو ٹھنڈے دل سے اس بات پر غور کرو کہ آپ کہاں جھکے جارہے ہو۔

کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے؟

یہ اسلام کے دشمنوں کا افترا ہے کہ اسلام کے پیغمبر نے اسلام کو تلوار سے پھیلایا۔ افسوس ہے کہ اس معاملہ میں بھی مسلمان انہیں کے تائید کے خیالات

رکھتے ہیں کہ اول زمانہ میں اسلام تلوار کی زور سے پھیلا جس کو وہ اپنی اصطلاح میں جہاد کہتے ہیں اور آخر زمانہ میں بھی تلوار ہی سے پھیلے گا۔ اسی وجہ سے وہ ایک ایسے **خونی مہدی** کے منتظر ہیں جو اپنے تمام منکروں کو تلوار سے قتل کر ڈالے گا جو بالکل غلط ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ ابتدا میں خود عرب میں کوئی سلطنت نہ تھی اور کفار عرب اسلام قبول کرنے والوں پر تلوار سے حملہ کرتے تھے اس لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (۱۳) سال تک اُن کے مظالم برداشت کر کے مدینہ کو ہجرت کر گئے پھر وہاں بھی وہ بیٹھ گئے اور اُن کا پیچھا نہ چھوڑا اور ان پر تلوار سے حملے شروع کئے تو تب خدا کے حکم سے وہ اپنے بچاؤ کے لئے اُن سے تلوار سے مقابلہ کیا نہ کہ اسلام پھیلانے کی خاطر جب کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں اور پھر حق اور باطل بھی صاف طور پر سمجھا دیا گیا ہے تو اب تلوار کا خوف دلا کر مسلمان کرنے کی کیا ضرورت ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ کوئی خونی مہدی ہرگز نہیں آوے گا اور نہ وہ جنگ کرے گا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مہدی کی نسبت یضع الحرب (صحیح بخاری) فرما کر صاف فیصلہ فرما دیا کہ وہ ہرگز جنگ نہ کرے گا۔ کیونکہ ہم خدا کے فضل سے اب ایک ایسی عادل سلطنت کے زیر سایہ ہیں کہ جو ہمارے مذہبی معاملات میں کوئی دخل نہیں دیتی مگر افسوس کہ مسلمانوں نے حضرت میرزا صاحب کی یہ بات بھی نہ قبول کی اور ابھی تک خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لا مھدی الا عیسیٰ ابن مریم (ابن ماجہ) فرما کر صاف فیصلہ فرما دیا کہ مہدی کوئی دوسرا شخص نہ ہوگا بلکہ وہی مسیح بھی ہوگا اور وہی مہدی بھی ہوگا اس لئے کہ اسلام میں ہرگز ایک ہی وقت میں دو خلیفے واجب الاطاعت جائز نہیں (کذا فی المشکوٰۃ) ماسوا اس کے مہدی موعود کی شناخت کے متعلق

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی زبردست نشانی بتلا کر اس کے
متعلق یہ ارشاد فرمایا کہ جب سے خدا نے زمین و آسمان پیدا کیا ہے کسی مامور
و مرسل کے زمانہ میں وہ علامات ظاہر نہوئے اور نہ ہوں گے اور ہمارے
مہدی کے لئے جو علامات مقرر ہیں وہ یہ ہیں کہ ماہِ رمضان میں چاند گرہن
اور سورج گرہن ہوں گے خدا کے فضل سے وہ ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء عیسوی
میں اپنے مقررہ تاریخوں میں ظاہر بھی ہوگئے۔ اس میں حضرت مرزا صاحب
کا قابل دید معجزہ یہ ہے کہ آپ نے ہزارہا اشتہارات کے ذریعہ قریب (۱۲) سال
پیشتر اس کے متعلق اللہ تعالیٰ سے الہام پاکر قبل از وقت اعلان بھی کر دیا
تھا کہ سورج گرہن و چاند گرہن میری صداقت میں آسمان پر ظاہر ہوں گے
پھر بھی افسوس ہے کہ ایسی عظیم الشان علامات کی پروا نہ کی گئی بلکہ جھٹلانے کی
کوشش کی گئی اور جس کا نتیجہ بھی آپ نے کئی سال پیشتر اعلان کر دیا تھا کہ
طاعون پھوٹ نکلے گی اور زلزلے آویں گے اور قسم قسم کے عذاب نازل ہوں گے
اور یہ تمام باتیں لفظ بہ لفظ پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں کروڑہا لوگ
مرے اور مر رہے ہیں پھر بھی افسوس ہے کہ لوگ عبرت نہیں پکڑتے ۔

اس زمانہ کا مصلح مسیح موعود نبی اللہ ہے

حضرت میرزا صاحب کا یہ بھی دعوی ہے کہ آپ نبی اللہ ہیں کیونکہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کو نبی اللہ کا خطاب دیا ہے (دیکھو
صحیح مسلم) اور تمام مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود نبی اللہ ہے
البتہ فرق ہمارے اور ان میں صرف یہ ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی امت
کے نبی کو بلانا چاہتے ہیں اور ہم حسب ارشاد قرآن و حدیث اسلام کے

اُمت میں سے ہی نبی چاہتے ہیں اسلام کی فتح کرنے کے لئے بنی اسرائیل کی
اُمت کے نبی کی مدد مانگنے میں ہمارے سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہتک ہے۔ کیا اس افضل اُمت میں اسلام کی فتح کرنے والا کوئی شخص نہیں کہ جو غیر
کی مدد مانگیں۔ اس اُمت کا ایک اُمتی نبی جو ہمارے سرور انبیاء صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا غلام کہلاتا ہے اس کے ذریعہ اسلام کی فتح ہونا خود سرور انبیاء صلعم
کی فتح ہے جس طرح کسی بادشاہ کے خادم نے اگر فتح حاصل کی تو گویا خود وہ
بادشاہ کی فتح ہوئی۔ اس کے سوائے اور ایک سبب یہ ہے کہ ہمارے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد تا قیامت کوئی
صاحب شریعت نبی یا مستقل جو بطور خود ہو ایسا نبی ہرگز اسلام میں قدم نہیں
رکھ سکتا کیونکہ وہ ایک غیر سلسلہ کا نبی ہوا جس کے آنے سے ختم نبوت کی مہر
ٹوٹتی ہے لیکن جب اسلام کا ہی ایک اُمتی ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا غلام ہو کر اور پھر بدرجہ اتم آپ کی غلامی میں فنا فی الرسول کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو
اللہ تعالیٰ اس کو نبی کا خطاب عنایت فرماتا ہے لیکن ایسی کامل فضیلت اسلام
میں صرف مسیح موعود کے لئے ہی مقدر تھی* کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
صرف مسیح موعود ہی کے لئے نبی اللہ کا خطاب فرمایا ہے چونکہ یہ کوئی غیر نہیں
یہ تو آپ ہی کا ایک غلام ہے۔ پس اگر آپ کا ایک غلام نبی کا خطاب پاوے
پھر اس کے ذریعہ دنیا کی تمام قوموں پر اسلام غالب ہو جائے تو اس میں آپ کے لئے
دونوں جہان میں بڑے فخر کا موجب ہے کیونکہ اس کی فتح خود آپ ہی کی
فتح ہے۔ آپ کی تائید کے متعلق اس زمانہ کے اللہ تعالیٰ کے مصلح نے (۸۰) سے
زیادہ کتابیں عربی و فارسی و اردو میں لکھی ہیں جن کے ذریعہ لاکھوں انسانوں پر
آپ کے تمام دعوے و دلائل آفتاب کے مانند آشکار ہو گئے ایک موٹی
عقل کا شخص بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ جو شخص خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے
مقررہ وقت پر دین کی تجدید کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے وہ ہرگز جھوٹے دعوے

نہیں کرتا اگر اس کا ایک بھی دعویٰ جھوٹا ہے تو وہ ہرگز اس صدی کا اللہ تعالیٰ کا خاص مصلح یا مجدد نہیں اس کو ایک مفتری سمجھنا چاہئے۔ پھر اگر یہ شخص نعوذ باللہ مفتری ہے تو بتلاؤ کہ دوسرا کونسا شخص ہے جس نے صدی کے شروع میں کھڑے ہو کے اسلام کے تمام ضروری خدمات بجالائے ہوں اس صدی کے ۵۳ سال گذر چکے آپ کے سوائے اور کسی کا ظہور نہ ہوا اور نہ آئندہ ہو سکتا ہے اور نہ کوئی اس کو مان سکتا ہے کیونکہ اس کے ظہور کے لئے جو مقررہ وقت ہے وہ صدی کے شروع کا وقت ہے اور وہ تو گذر چکا پھر جو شخص عین صدی کے شروع میں ظاہر ہوا۔ اس کا ہی ماننا مشکل ہے تو بے وقت کے مدعی کو کون مان سکتا ہے اور ہرگز یہ بھی ممکن نہیں کہ حضرت میرزا صاحب تو نعوذ باللہ جھوٹے ہوں اور دوسرے سچے مجدد کا ظہور بھی نہ ہو پھر تو نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے وحی و الہام پاکے جو پیشین گوئی کی تھی وہ جھوٹی نکلی اگر ایسا ہوا تو اسلام کے دشمنوں کو اس کا جواب دینا مشکل ہوگا اور اسلام بھی دوسرے مذاہب کے مانند ایک مردہ اور منسوخ شدہ مذہب ثابت ہوگا کیونکہ اسلام کے سوائے دوسرے تمام مذاہب مردہ و منسوخ شدہ اس لئے ہیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ اپنا کوئی مصلح یا ماموران قوموں کی راہ نمائی کیلئے مبعوث نہیں فرماتا اگر اسلام کی بھی یہی حالت ہوگی تو اسلام میں اور انمیں کیا فرق رہا؟۔

حضرتِ مرزا صاحب کے انکار سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار لازم آتا ہے

اس طرح حضرتِ مرزا صاحب کو صادق مجدد یا مصلح نہ ماننے سے ان تمام باتوں کی تکذیب لازم آتی ہے بلکہ آپ کے انکار سے تو خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کا انکار کرنا پڑیگا کیونکہ حضرتِ میرزا صاحب نے اپنے کتابوں اور اشتہاروں کے ذریعہ قسمیں کھا کر یعنے اللہ تعالیٰ ہی کو گواہ مقرر کرکے اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا کی

راہ نمائی کے لئے اس صدی کے شروع میں مبعوث کیا ہے میں اس چودھویں صدی کا مجدد ہوں اور امام زماں ہوں مسیح موعود مہدی مسعود ہوں نبی ہوں میرا مقابلہ کرنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنا ہے اس لئے میرا منکر جہنمی ہے وغیرہ اگر آپ کا یہ اعلان غلط ہوتا اور آپ اپنے دعوے میں نعوذ باللہ جھوٹے ہوتے تو خدا تعالیٰ آپ کا دشمن بن کے آپ کے مقابلہ میں خود اپنے سچے مجدد کو کھڑا کر دیتا خواہ وہ دنیا کے کسی کونے میں ہو فوراً آپ کے مقابلہ کے لئے لے آتا اور آپ کے تمام دعوے و دلائل جھٹلا کر بڑی ذلت کے ساتھ آپ کو اور آپ کے سارے سلسلہ کو ہلاک و برباد کر دیتا اور اپنے سچے مجدد کی صداقت کو دنیا میں آشکار کرتا مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا نہیں کیا کیونکہ آپ اپنے تمام دعوے میں سچے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کو اس صدی کا مجدد یا مامور من اللہ کا مدعی ہو کے آپ کے مقابلہ میں آنیکی توفیق یا جرأت نہ دی بلکہ گو اکثر دنیا آپ کے خلاف ہوئی مگر آپ ہی کو روز بروز ترقی ہوتی گئی اور آپ کے سلسلہ کو دنیا کے تمام قوموں پر غالب رکھا اور پھر تا قیامت بھی غالب رکھنے کا وعدہ کیا الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جب حضرت میرزا صاحب کے انکار سے خدا کی ہستی کا انکار مانا جائے تو اس کا کیا جواب ہے کہ دنیا میں بہت سے ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو روپیہ کمانے یا اپنی شہرت کے لئے قسم قسم کے چالاکیاں کرتے ہیں اور خود گمراہ ہو کر گمراہی پھیلاتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو کیوں نہیں فوراً ہلاک کر دیتا اور انکو کیوں مہلت دیجاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ روپیہ کمانے یا شہرت حاصل کرنے چالاکیاں کرنا خود گمراہ ہو کے لوگوں کو گمراہ کرنا یہ ایسے سخت گناہ نہیں جس کے لئے ان کو فوراً ہلاک کیا جائے۔ بیشک وہ بھی اپنے وقت پر اپنے کرتوت کی سزا پاتے ہیں مگر ایسا شخص جو خدا کی ذات پر افترا کرتا ہے اور قسمیں کھا کر بڑے بڑے دعوے کے ساتھ

خدا کی مخلوق کو گمراہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو اس طرح کی مہلت نہیں دیتا بلکہ تھوڑی ہی مدت میں اس کو اور اس کے سارے سلسلہ کو بڑی ذلت کے ساتھ ہلاک و برباد کر دیتا ہے کیونکہ اس دنیا میں جھوٹ اور سچ میں گڑبڑ ہو جائیگی اور امن اٹھ جائے گا۔

دینی و دنیوی سلطنت کے متعلق ایک عام فہم عقلی دلیل

دیکھو ہر ایک ملک میں ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں جو روپیہ اور شہرت کی خاطر قسم قسم کے مکر کرتے ہیں مگر پھر بھی اس ملک کی سرکار ایسے تمام لوگوں کو فوراً گرفتار کر کے سزا نہیں دیتی مگر ایک وقت آتا ہے جب وہ خود اپنے کرتوت کے سبب سے گرفتار ہو جاتے ہیں اور سزا پا لیتے ہیں مگر کوئی ایسا دھوکے باز شخص جو سرکار کا گورنر یا تعلقدار ہونے کا اعلان کرے اور سرکار کے نام سے جھوٹے فرمان شائع کرے اور لوگوں سے ٹیکس وصول کرے ورنہ بدی کی دھمکی دے تو ایسے شخص کو سرکار فوراً گرفتار کر کے اس کو اور اس کے تمام مددگاروں کو بہت سخت سزا دیتی ہے [illegible] کبھی کوئی ایسی جرأت نہ کرے لیکن اگر اس شخص نے سرکار کے حکم کے مطابق [illegible] گورنر یا تعلقدار ہونے کا اعلان کیا ہے اور سرکار کی طرف سے فرمان شائع کئے ہیں اور سرکاری ٹیکس بھی وصول کیا ہے تو سرکار اس کے معاملہ میں دخل نہ دے گی بلکہ اس کی تائید کرے گی اور ہر ایک شخص جو اس کو [illegible] باغی ٹھہرے گا اور گو اس نے دوسرے کاموں میں بہت اچھے بھی [illegible] مگر سرکار اس کی [illegible] پرواہ نہ کریگی اور بڑی سخت سزا دیگی اسی طرح جو شخص دینی سلطنت کا افسر یعنی مامور من اللہ یا مرسل ہونے کا دعوے کرے اور خدا کی قسمیں کھا کر اس کے نام سے جھوٹے فرمان شائع کرے اور دنیا کے تمام لوگوں کے ایمان کی خرابی کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹے ظالم کو اس کے سارے سلسلے کے ساتھ بڑی ذلت سے ہلاک و برباد کر دیتا ہے لیکن اگر وہ شخص واقعی مامور من اللہ یا مرسل ہے تو اللہ تعالیٰ

دن بدن اس کی ترقی ہی کرتا ہے اور اس کے تمام مخالفین اور منکرین خواہ وہ کیسے ہی نماز روزے کے پابند ہوں اللہ تعالیٰ ان کی کوئی پروا نہیں کرتا اور وہ دینی ملامت کے باغی یعنی کافر ثابت ہوکے جہنم کی سزا پاتے ہیں۔

اس زمانے کے دینی افسر یعنی اللہ تعالیٰ کے مامور و مرسل کا ایک عام اعلان

اب دیکھو حضرت میرزا صاحب خدا تعالیٰ کے خاص مامور و مرسل تھے اور اپنے تمام دعاوی میں سچے تھے اس لئے آپ کیسے زور سے اعلان کرتے ہیں:-

(۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)۔

(۲) میں کہتا ہوں کہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں (حقیقۃ الوحی ص ۱۷۸)۔

(۳) میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ رکھا ہے (نزول المسیح ص ۴)۔

(۴) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

(۵) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)۔

(۶) دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہوگا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں۔ یہ اس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں (تحفہ گولڑویہ ص ۹۶)۔

(۷) بہرحال جبکہ خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم۔

(۸) خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہے "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے" اشتہار معیار الاخبار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء ص ۸

تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے ایک سوال

اگر خدائے تعالیٰ ہے اور ضرور ہے تو اے مسلمان بھائیو اور بہنو خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ سچ کہو کہ کیا آپ ایسی کوئی نظیر پیش کر سکتے ہو کہ کسی ظالم و جھوٹے نے خدا کا مامور و مرسل ہونے کا دعویٰ خدائے تعالیٰ کی قسموں کے ساتھ کیا ہو اور خود اللہ تعالیٰ کی ذات پر ۲۵ سے ۳۰ سال تک افترا کرتا رہا ہو کہ خدا نے مجھ پر آج یہ وحی نازل کی اور کل یہ وحی نازل کی اور لوگوں کو ڈرائے کہ مجھے مانو ورنہ اسلام سے خارج ہو جاؤ گے اور جہنمی ہو کے مرو گے اور دنیا کے تمام لوگ اُس کی مخالفت کریں اور اُس کو قتل کرنے میں بڑا ثواب سمجھیں پھر بھی وہ تمام لوگ نامراد رہیں اور وہ شخص دنیا میں گمراہی پھیلانے میں ترقی ہی کرتا جائے اور لاکھوں آدمی اُس کو سچا مان کر اُس کے سلسلہ میں شامل ہوتے رہیں اور اُس کے وفات کے بعد بھی یہی گمراہی کا سلسلہ دنیا میں جاری رکھنے کیلئے اس کا خلیفہ کھڑے ہو جائے۔ اور وہ یہ اعلان کرے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمارے سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی بعثت کے بعد خلفاء کا سلسلہ جاری کیا اُسی طرح مسیح موعود و مہدی مسعود کے ظہور کے بعد جو آپ کی دوسری بعثت ہے (اور اس بات کو اکثر مفسرین مانتے ہیں) خلفاء کا سلسلہ جاری کیا ہے اور پھر وہ خدا کی قسمیں کھا کر حلفاً اعلان بھی کرے کہ خدائے تعالیٰ نے مجھے اپنے صریح حکم سے اس سلسلے کا

خلیفہ مقرر کیا ہے اس لئے میرا انکار خدائے تعالیٰ سے جنگ ہے اور وہ رات دن
انہیں عقاید کی تبلیغ بھی بڑے زور سے کرتا رہے - اور دنیا کے تمام مذاہب کے
قایم مقاموں کو چیلنج دیا کرے اور اس کی جماعت کے مردیں اور عورتیں بھی ہی کام
لے بیٹھیں پھر بھی وہ آسمان وزمین کا قادر خدا خود کی ذات پر اس قدر افترا
ہوتا ہوا دیکھے اور اُس کے نام سے ساری دنیا کو گمراہ کرنیکا پیشہ لے بیٹھنے والوں کو
نعوذ باللہ ایک کمزور انسان کے مانند خاموشی سے دیکھتا رہے اور اسے
کچھ سزا نہ دے بلکہ اُس کی ترقی ہی کرتا رہے کیا یہ ممکن ہے ؟

جب ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کی شرارت دنیوی سلطنت میں ایک منٹ کیلئے
بھی چل نہیں سکتی تو کیا آپ کی عقل اور آپ کا دل اس بات کی گواہی دیسکتا ہے
کہ جب اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے اور ضرور ہے اور وہ نعوذ باللہ کمزور انسان کے
مانند ناچار نہیں بلکہ بڑا قوی و جبار و قہار و قادر ہے پھر بھی اُس کی دینی سلطنت
میں اس قدر اندھیر چل سکتا ہے کہ کوئی جھوٹا و ظالم اُن کی مرضی کے خلاف
بلا اجازت اُس کی سلطنت کا افسر بن کر اس کے نام سے جو چاہے سو ظلم
کیا کرے اور وہ اُسے روک نہیں سکتا یا درکھو اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں کو دیکھ رہا ہے
کہ آپ اس کا کیا جواب دوگے ؟ -

اگر آپ کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں اس قدر اندھیر چل سکتا ہے
تب تو آپکو اختیار ہے کہ آپ حضرت میرزا صاحب کو اور اُن کے سارے سلسلہ کو
جھوٹا سمجھیں اور اگر آپ کا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلطنت میں ایسا اندھیر
ہرگز ممکن نہیں تو پھر آپ کو حضرت میرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل کو
سچے ماننا ہوگا اور ہر ایک شخص کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کی نسبت اس معاملہ
میں حسن ظنی و بدظنی کی جزا سزا ضرور ملے گی -

اِسلام کی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے

مسلمانوں کی پراگندہ حالت و

تنزل سلطنت کا یہی سبب ہے کہ وہ کسی واجب الاطاعت امام کے ماتحت نہیں اور اسلام کی ترقی جب ہی ہو سکتی ہے کہ جب وہ واجب الاطاعت امام کے ماتحت ہو جاویں۔ اب اگر یہ سوال ہو کہ ہم واجب الاطاعت امام کس کو سمجھیں تو اس کا یہی جواب ہے کہ واجب الاطاعۃ امام وہی شخص ہو سکتا ہے جو ہمارے آقا و سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق صدی کے شروع میں خاص اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی اصلاح کے لئے بذریعہ وحی و الہام مبعوث کیا گیا ہو اور اس کے ذریعہ اس دین کی تجدید ہوئی ہو یہی شخص امام زمان کہلاتا ہے اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک شخص پر اس کا ماننا فرض کیا ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ بیشک جاہلیت کی موت مرا یعنی اسلام کے پہلے کی جاہلیت کے زمانہ کے کافروں کی موت مرا۔

شیعوں کے ہاں بھی امام زمان کے ماننے کی سخت تاکید

مذہب امامیہ کی مشہور حدیثوں کی کتاب کلینی صفحہ (۸۶) پر یہ حدیث ہے کہ اس امت میں سے جس شخص نے صبح کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے لئے ظاہر امام عادل نہ ہو (یعنی شناخت نہ کرے) تو اس نے صبح گمراہی میں بسر کی اور اگر اسی حالت میں مرا تو کافر و منافق کی موت مرا۔

دنیا کے تمام مسلمانوں کو دس ہزار روپیہ کے انعام کا ایک چیلنج

اب دنیا کے تمام مسلمانوں پر ہمارا یہ سوال ہے کہ جب سنی و شیعہ کے کتب احادیث سے

یہ ثابت ہے کہ بغیر امام زماں کے زندگی بسر کرنا کفر کی موت مرنا ہے تو بتلاؤ آپکا اس زمانہ کا امام کون ہے؟۔

آپ اپنی مسجد کے پیش امام کو یا کسی بڑے مولوی یا مجتہد یا پیر و مرشد کو اپنا امام مت سمجھو ایسے لوگ تو ہر ملک میں بہت سارے پائے جاتے ہیں مگر امام زماں تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ وقت پر اس اُمت کی راہ نمائی کے لئے مبعوث کیا گیا ہو دنیا کے خواہ کیسے ہی زبردست مولوی یا مجتہد یا پیر و مرشد ہوں لیکن اُنھوں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے اس صدی کے شروع میں دنیا کی راہ نمائی کے لئے مبعوث کیا ہے اس لئے اُنہیں مانا جائے ورنہ اسلام سے خارج اور جہنمی مروگے لیکن ایک ہی عظیم الشان بزرگ جس کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اس منصب کا مدعی بنایا وہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اس لئے دنیا کے ہر ایک شخص پر فرض ہے کہ آپ کا دعوے تسلیم کرے اور آپ کے سلسلہ میں شامل ہو جائے۔ اگر آپ کا نعوذ باللہ یہ دعوے جھوٹا ہے تو یہ عاجز جو آپ کے خادموں کا ایک ادنیٰ خادم ہے خدا کے فضل و کرم سے توفیق پا کے دنیا کے تمام مسلمانوں کو محض ان کی خیر خواہی کے لئے اور ان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک امام کی نسبت جو بدظنی ہے وہ دور ہونیکی خاطر یہ چیلنج دیتا ہے کہ وہ بتلائیں کہ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جس نے یہ اعلان کیا ہو کہ :۔

(۱) میں وہی شخص ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی راہ نمائی کیلئے اس زمانہ کا امام بنایا ہے۔

(۲) میں وہی شخص ہوں جو اس صدی کے سرے پر مبعوث کیا ہوا خاص مجدد ہوں۔

(۳) میں وہی شخص ہو جس نے اس صدی کے مجدد و امام زماں مرزا صاحب

تمام دعاوی دلائل کو جھٹلا کر خود کی صداقت منوایا ہوں ۔

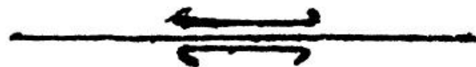
(۴) میں وہی شخص ہوں کہ میرے اسلامی خدمات سے دنیا کے تمام غیر مذاہب و غیر اقوام پر اسلام کی حجت پوری ہوگئی ہے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے مطابق سچا اسلام دنیا میں قایم کیا ہوں ۔

(۵) میں وہی شخص ہوں کہ جس کو لاکھوں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم قوم میں سے بھی بہتوں نے مانا ہے اور میرا سلسلہ رات دن سچے اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کے کام میں دنیا کے کونوں تک پھیل گیا ہے اور وہ اپنے خدمات میں روز بروز ترقی کے ساتھ مصروف ہے ۔

(۶) میں وہی شخص ہوں کہ میرا منکر خدا اور رسول کا نافرمان اور جہنمی ہے ۔

(۷) میں وہی شخص ہوں کہ جو ان باتوں کا ثبوت اپنی شایع شدہ کتابوں سے دلیسکتا ہوں ۔

خواہ وہ مدعی خود ہو یا اس کا جانشین یا قائم مقام ہو بشرطیکہ وہ ہمارے مذکورۂ بالا تمام شرائط کو بعمدگی تمام پبلک کے سامنے پیش کرے اور پھر ہم پر ثابت کر دکھلاوے تو اس کو یہ عاجز بذریعہ انجمن ہذا دس ہزار روپیہ کا انعام دینے تیار ہے اور یہ رقم ہندوستان کی سب سے بڑی بنک جو بنک آف بنگال کے نام سے مشہور ہے ڈیپازٹ رکھوادیگا ۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ دنیا دیکھ لیگی کہ خدائے تعالیٰ اس معاملہ میں کسی مدعی کو کامیاب ہونے نہ دیگا تا اس کے برگزیدہ مامور مرسل کی صداقت دنیا پر آشکار ہو اور قیامت تک اس کے ہر ایک منکر پر خدا کی حجت پوری ہو جائے ۔



دعا

اے خدا جو آسمان و زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے تو اسکا خالق و مالک ہے تو ایسا قادر مطلق ہے کہ جسکی ذرہ ذرہ پر نظر ہے تو اپنے نیک و راست باز بندوں کو تائید و ترقی دیتا ہے اور جھوٹے و دغا باز کو ذلیل و برباد کرتا ہے یہ عاجز ایسی طاقت زبان میں کہاں سے لائے کہ جو تیرے احسانات کا کچھ اظہار شکر کر سکے تو نے ہی اس ایک کم علم اور نادان کو یہ مضمون لکھنے کی طاقت بخشی اور دنیا کے تمام لوگوں کو چیلنج دلوانے کی توفیق دی ورنہ اس عاجز سے تو ہرگز یہ کام ممکن نہ تھا اس خاکسار کی یہ جرأت محض تیری طاقت و قدرت نمائی ہے کہ تیرے پیارے مامور و مرسل کی صداقت دنیا میں آشکار ہو جائے اس مضمون کے متعلق کچھ ایسی ایسی باتیں تو نے مجھ پر کھول دیں کہ جن کا مجھے خواب و خیال تک نہ تھا میری کمزوری و نالائقی پر خیال کرتا ہوں تو یہ کام خود میرے لئے ایک معجزہ ہے۔ اب میرے مولا تیری رحمت کی دریا کو جوش میں لا اور دنیا کے تمام لوگ جو غلط فہمی کے سبب سے حق کی شناخت نہیں کر سکتے ہیں ان پر تیرے فضل کی بارش برسا اور ان کو حق سمجھنے کی توفیق دے اور ان کے دلوں سے دنیا کی محبت اور لوگوں کا ڈر نکال اور اس کی جگہ تیری محبت اور تیرا خوف داخل کر تا کہ وہ سچے اسلام کے خادم بنکر تیرے مامور و مرسل کی صداقت دنیا میں آشکار کرنیکی کوشش کریں اور تیرے پیارے محمود کے زمانہ میں تیرا یہ سلسلہ کامل طور سے دنیا کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو جائے اور ہمارے آقا سرور انبیاء صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم پر اور اس زمانہ کے تیرے مرسل پر اور اس کی آل و اعوان پر اور تیرے اس نابکار خادم پر اور ہر ایک فرد احمدی پر بیشمار رحمت و برکات نازل فرما آمین ثم آمین یا رب العالمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔ فقط

منجانب صدر انجمن احمدیہ حیدرآباد دکن

المشتہر

عبداللہ الہ دین ۔ الہ دین بلڈنگس اکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد دکن

گزارش

ہمارے برادرانِ ملتی کی خدمت میں خاصکر و دیگر انصاف پسند ناظرین کرام سے
عام طور پر یہ گزارش ہے کہ وہ خصوصیت سے یہ دعا فرمائیں کہ جس نشاء کو میں نے
مدنظر رکھکر یہ رسالہ اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں محض ہمدردی کی خاطر لکھا ہے
خدائے تعالیٰ اس کو قبول فرماکر طالبانِ حق کے لئے اس کو مفید بنادے
اور سعید روحوں کے لئے یہ ایک نادر تحفہ ہوجائے۔ پھر مجھ کم زور و ناتوان
ہیچمداں کی صحتِ جسمانی وروحانی و اصلاح جانی ومالی کیلئے دردِ دل سے دعاءِ خیر کریں

آخری گزارش

مستطیع احباب سے یہ استدعا ہے کہ جن کو یہ رسالہ ملے وہ بطور خود اس کو طبع
کراکر اپنی اپنی زبانوں میں شائع کریں تا دنیا پر حق ظاہر ہوجائے اور اسلام کی
عظمت و فضائل کامل طور پر جلد آشکارا ہوجائے ۔ فقط

بعالیخدمت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی حضرت میرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ۔ میں نے شرائط
بیعت احمدیہ جماعت کے عقاید ضروری ہدایات اور فرائض پڑھکر تسلیم کئے اور میں نے حضور کی خدمت میں
بیعت کا مندرجہ ذیل فارم پر کرکے درخواست کرتا ہوں کہ میری بیعت قبول فرمائی جائے۔

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله.
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله

ولد / بنت آج محمودؔ کے ہاتھ پر بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل
ہوتا ہوں اور اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ بھی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا رہونگا
شرک نہیں کرونگا دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہونگا قرآن کریم اور
احادیث کے پڑھنے پڑھانے یا سننے میں کوشاں رہونگا تبلیغ اسلام کو اپنا اعلیٰ فرض خیال کرونگا جو
نیک کام آپ مجھے بتائیں گے ان میں آپ کا ہر طرح فرمانبردار رہونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین
یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھونگا۔



استغفر الله ربي من كل ذنب واتوب اليه۔ استغفر الله
ربي من كل ذنب واتوب اليه ربي اني ظلمت نفسي واعترفت
بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت رب
اني ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه
لا يغفر الذنوب الا انت ربي اني ظلمت نفسي واعترفت
بذنبي فاغفر لي ذنوبي فانه لا يغفر الذنوب الا انت

اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے
گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین

دستخط نشان	سکونت	ڈاکخانہ	ضلع

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ

عقائد جامعہ سلسلۂ احمدیہ

جو حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین کا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

(۱) اللہ جل جلالہٗ کو جو ایک نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم النبیین صاحب معراج اولین و آخرین کے سرتاج اور لانبی بعدی کی حدیث کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

(۳) جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی تمام باتوں کو نہیں مانتا وہ کافر ہے
حضرت رسول الثقلین سید الکونین نے مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا ہے جیسا کہ مسلم شریف و مشکوٰۃ شریف میں ہے بلکہ کتاب "ہدیہ عثمانیہ صحیفۂ انواریہ" کے صفحہ ... سطر ۹ میں بھی لکھا ہے

"مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نبی ہونا متفق علیہ مسئلہ ہے
ہاں جو کوئی مخالفانہ یا مقابلانہ بحضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
دعویٰ نبوتِ مستقلہ کرے وہ دجال ہے۔"

اور جو تمام انبیاء و اولیاء اللہ کو نہیں مانتا وہ انکا منکر یا مترد دہریہ کافر ہے ایسے شخص کے پیچھے معتقدات سنت والوں کی نماز نہیں ہوگی فقط

المعلن میر محمد سعید احمدی قادری حنفی